



سوال

(156) بنکوں سے ڈینگ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم غیر مسلموں کے ملکوں میں رہتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں وافر مال و دولت سے نوازا ہے۔ جس کی حفاظت ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس مال کو کسی امر کی بنک میں رکھیں۔ لہذا ہم سوچیں بغیر اپنی رقوم ان بنکوں میں رکھتے ہیں۔ بنکوں والے اس بات پر بہت خوش ہیں اور ہمیں بے وقوف ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم جو سودی رقم ان کے ہاں چھوڑ دیتے ہیں، اسے وہ عیسائیت کی نشر و اشاعت پر صرف کرتے ہیں... جبکہ یہ مال مسلمانوں کا ہوتا ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ ہم اس مال سے خود کیوں نہ فائدہ اٹھائیں۔ اس سے مسلمان فقراء کی مدد کریں یا مساجد اور اسلامی مدارس تعمیر کریں۔ اگر کوئی مسلمان یہ فائدہ لے لے تو کیا وہ گنہگار ہوگا جبکہ وہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دے۔ جیسے مجاہدین کو چندہ دے دے۔ (محمد - ع - ی - امریکہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سودی بنکوں میں اپنی رقوم رکھنا ناجائز ہے۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اس بنک کو قائم کرنے والے مسلم ہیں یا غیر مسلم۔ کیونکہ اس کام میں گناہ اور سرکشی پر اعانت ہے اگرچہ سود نہ لیا جائے۔ لیکن جب کوئی شخص رقم کی حفاظت کے لیے یہ کام کرنے پر مجبور ہو اور سود نہ لے تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

وَقَدْ فَضَّلْنَا لَكُمْ تَاخَرًا عَلَيْهِمُ الْآلَاءُ اضْطُرُّوا زَمَّ الْآيَةِ (الانعام: ۱۱۹)

”اور جو کچھ اللہ نے تم پر حرام کیا ہے، اسے کھول کر بیان کر دیا ہے۔ الایہ کہ تم کسی بات پر مجبور ہو جاؤ۔“

اور اگر سود لیتا ہے تو یہ کبیرہ گناہ ہے۔ کیونکہ سود بڑے بڑے گناہوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی کتاب کریم میں اور اپنے امین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر حرام قرار دیا ہے اور بتلایا کہ مٹا دینے کی چیز ہے اور جو شخص اس کے درپے ہو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔ مالدار لوگ یہ کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے اموال سے نیکی اور احسان کی راہوں میں اور مجاہدین کی مدد میں خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کام پر اجر عطا فرمائے گا اور اس سے عوض عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِالسَّيْلِ وَالسَّارِمِ أَوْ عَلَانِيَةً فَلَنُؤْتِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِعَدْرِ تَرْتِيمٍ وَلَا نُؤْتِيَنَّهُمْ عَلَيْهِمْ وَلَا يُؤْتِيَنَّهُمْ وَلَا يُؤْتِيَنَّهُمْ (البقرة: ۲۷۴)

جو لوگ اپنے اموال رات کو اور دن کو، خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں تو اللہ کے ہاں ان کے لیے اجر ہے۔ انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ عملگین ہوں گے۔“

نیز فرمایا:

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مُخْلِفٌ، وَهُوَ خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ۝ (سبا: ۳۹)

”جو کچھ تم خرچ کرو گے تو اللہ اس کا عوض عطا فرمائے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔“

یہ آیات زکوٰۃ و صدقات سب کو عام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوِ الْأَعْرَاءِ، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ))

”صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا اور جو شخص معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع سے پیش آئے، اللہ اسے بلند کر دیتا ہے۔“

نیز یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث سے ثابت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْجِحُ فِيهِ النَّاسُ إِلَّا يَنْزِلُ فِيهِمْ مَلَكَانِ : أَحَدُهُمَا يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْضِبْ مَنْ نَفَقَا تَخْلَفًا وَالثَّانِي يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْضِبْ مَنْ سَكَنَ تَخْلَفًا))

”کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس میں صبح کو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ! بخیل کے مال کو غارت کر۔“

نیکی کے کاموں میں اور حاجت مندوں پر خرچ کرنے کی فضیلت میں آیات و احادیث بہت زیادہ ہیں۔ لیکن اگر صاحب مال سودی رقم لیتا ہے، خواہ لاکھوں کی بنا پر لے یا نرم روی کی بنا پر، پھر اللہ اسے نیک بختی کی راہ دکھلا دے تو وہ ایسے مال کو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں صرف کر دے اور اپنے پاس ایسے مال سے کچھ نہ رکھے کیونکہ سود جس مال میں مل جائے اسے بھی مٹا دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يُخَيِّطُ اللَّهُ لِلرِّبَا أَوْ يَزِيهِ الصَّدَقَاتِ (البقرة: ۲۷۶)

”اللہ تعالیٰ سود (کا زور) توڑتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔“

اور تو فیق دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 145

محدث فتویٰ